

کتابِ دانیال - نمبر ساٹھ

دانیال کی دعا اور اٹھویں سلطنت کا راز: آخری دنوں کا ایک مکاشفہ

Jeff Pippenger

2024-01-24

مکاشفہ کے باب سترہ اور اٹھارہ میں ایک فرشتہ یوحنا کو پاپائیت پر عدالت کی روپا دکھاتا ہے۔ اس کی آخری عدالت کی تفصیل میں بائبل کی نبوتوں کی بادشاہتیں پیش کی گئی ہیں۔

اور یہاں وہ عقل ہے جس میں حکمت ہے۔ وہ سات سر سات پہاڑ ہیں جن پر وہ عورت بیٹھی ہے۔ اور سات بادشاہ ہیں: پانچ گر چکے ہیں، اور ایک ہے، اور دوسرا ابھی تک نہیں آیا؛ اور جب وہ آئے گا تو ضروری ہے کہ تھوڑی دیر تک قائم رہے۔ اور وہ درندہ جو تھا، اور نہیں ہے، وہی اٹھواں بھی ہے، اور ساتوں میں سے ہے، اور ہلاکت میں جاتا ہے۔ مکاشفہ 9:17-11

یوحنا کو روح میں 1798 میں پہنچایا گیا، جہاں اسے بتایا گیا کہ پاپائی عورت کو اٹھائے ہوئے حیوان کے سات سر سات بادشاہ تھے۔ بائبل کی نبوت میں بادشاہ سے مراد بادشاہت ہے، اور بادشاہت بھی ایک سر کہلاتی ہے۔ 1798 میں پانچ بادشاہتیں گر چکی تھیں اور ایک اُس وقت حکمرانی کر رہی تھی۔ ساتویں بادشاہت ابھی آئندہ تھی، جس کی نمائندگی دس بادشاہوں سے کی گئی تھی۔ پھر یوحنا کو بتایا گیا کہ اٹھویں بادشاہت پاپائی حیوان ہے، جو ان ساتوں میں سے ہے۔ پاپائیت پانچویں بادشاہت تھی، اور اسے ایک مہلک زخم لگا تھا؛ چنانچہ جب اس کا مہلک زخم بھر جائے گا، تو وہ ساتوں میں سے اٹھواں سر بن جائے گا۔

دانی ایل باب دو میں پہلی چار بادشاہتیں بابل، ماد و فارس، یونان اور روم ہیں۔ یہ چار حقیقی بادشاہتیں چار روحانی بادشاہتوں کی بھی نمائندگی کرتی ہیں، اور مل کر وہ اٹھ بادشاہوں، یا مکاشفہ باب سترہ کے سروں، کی نشاندہی کرتی ہیں، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز سے واضح کرتا ہے۔ دانی ایل باب دو بائبل کی نبوت میں بادشاہتوں کا پہلا ذکر ہے اور مکاشفہ باب سترہ آخری، اس لیے ان میں ہم آہنگی ہونا ضروری ہے، کیونکہ خدا کبھی نہیں بدلتا۔

پانچویں سلطنت جو 1798 میں گر چکی تھی، روحانی بابل، یعنی پاپائیت تھی۔ چھٹی سلطنت جو 1798 میں برسرِ اقتدار تھی، وہ دو سینگوں والی سلطنت تھی جس کی تمثیل مادیوں اور فارسیوں کی دو سینگوں والی سلطنت سے کی گئی تھی۔ ساتویں سلطنت، جو دس بادشاہوں پر مشتمل ہے، جن کا 1798 میں ابھی تک ظہور نہ ہوا تھا، ایک عالمی حکومت ہے جس کی تمثیل یونان سے دی گئی تھی، یعنی سکندر اعظم کی عالمگیر حکومت۔ اٹھواں سر، جو ساتوں میں سے تھا، وہی پانچویں سلطنت تھی جسے ایک مہلک زخم لگا تھا، مگر جب وہ مہلک زخم بھر گیا تو وہ پھر زندہ ہو گئی۔

بڑی فاحشہ پر عدالت اتوار کے قانون کے بحران کے "گھنٹے" میں ہوتی ہے، یعنی وہ ایک ایسا زمانہ ہے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون سے شروع ہوتا ہے اور تاریخ کے دوران جاری رہتا ہے یہاں تک کہ انسانی آزمائشی مہلت ختم ہو جائے۔ اسی "گھنٹے" میں، جسے دانی ایل میں "ان بادشاہوں کے ایام" کہا گیا ہے، خدا اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ اسی "گھنٹے" میں آخری بارش برسائی جا رہی ہے۔

"پچھلی بارش اُن پر آ رہی ہے جو پاک ہیں—تب سب کے سب اُسے پہلے کی طرح حاصل کریں گے۔"

جب چار فرشتے چھوڑ دیں گے، مسیح اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ آخری بارش صرف اُنہی کو ملے گی جو اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اسپالڈنگ اور میگن، ۳۔

بارشِ اخیر کا نزول تدریجی ہے، کیونکہ یہ عدالت سے مطابقت رکھتا ہے، اور عدالت بھی تدریجی ہے۔ ملرائٹس یہ سمجھتے تھے کہ وہ دانی ایل باب دو کی مورت کے پاؤں کے زمانے میں رہ رہے تھے۔ وہ یہ مانتے تھے کہ رومِ آخری زمینی سلطنت ہے، اور اس بارے میں وہ درست تھے، مگر ان کی سمجھ محدود تھی۔

'ان بادشاہوں کے دن' کا ذکر سلطنتِ روم کی تاریخ میں ملتا ہے، لیکن وہ مشرکانہ یا پاپائی روم کی تاریخ نہیں، بلکہ جدید روم کی تاریخ ہے۔ ملرائٹس نے مشرکانہ اور پاپائی روم کو ایک ہی سلطنت سمجھا، اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے اپنے فہم کی تائید کے لیے کتابِ حزقی ایل سے یہوداہ کے آخری بادشاہ (صدقیہ) کے متعلق ایک عبارت استعمال کی۔

اور تو، اے اسرائیل کے ناپاک شریر رئیس، جس کا دن آچکا ہے، جب بدی کا خاتمہ ہوگا، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیہیم ہٹا دے، اور تاج اُتار لے؛ یہ اب ویسا نہ رہے گا۔ جو پست ہے اُسے بلند کر، اور جو بلند ہے اُسے پست کر۔ میں اُسے اُلٹ دوں گا، اُلٹ دوں گا، اُلٹ دوں گا؛ اور یہ نہ رہے گا، جب تک وہ نہ اُٹے جس کا حق ہے؛ اور میں یہ اُسے دے دوں گا۔ حزقی ایل 21:25-27.

صدقیہ کے بعد تین سلطنتیں ہوں گی جو "اُلٹ دی جائیں گی"، جو مسیح تک لے جائیں گی، جس کا "حق ہے" کہ وہ حکومت کرے۔ بابل، ماد و فارس اور یونان سب اُلٹ دیے جائیں گے یہاں تک کہ روم کی سلطنت آجائے، اور اُس چوتھی سلطنت کی تاریخ کے دوران مسیح اُٹے گا اور ایک بادشاہت قائم کرے گا۔ اُس نے بالکل یہی کیا۔

جو لوگ قوم کو تیزی سے تباہی کی طرف لے جا رہے تھے، ان میں سب سے آگے ان کا بادشاہ صدقیہ تھا۔ انبیا کے وسیلے سے دی گئی خداوند کی نصیحتوں کو یکسر ترک کر کے، نبوکدنصر پر واجب شکرگزاری کو بھلا کر، اور خداوند خدایِ اسرائیل کے نام پر اٹھایا ہوا سنجیدہ حلف و فاداری توڑ کر، یہوداہ کے بادشاہ نے انبیا کے خلاف، اپنے محسن کے خلاف، اور اپنے خدا کے خلاف بغاوت کی۔ اپنی ہی حکمت کے غرور میں، اس نے مدد کے لیے اسرائیل کی خوشحالی کے قدیم دشمن کی طرف رجوع کیا، "اپنے سفیروں کو مصر بھیجتے ہوئے کہ وہ اسے گھوڑے اور بہت سے لوگ فراہم کریں۔"

"کیا وہ کامیاب ہوگا؟" خداوند نے اُس کے بارے میں پوچھا جس نے اس طرح پست طور پر ہر مقدس امانت میں خیانت کی تھی؛ "کیا ایسا کرنے والا بیچ نکلے گا؟ یا کیا وہ عہد توڑ کر رہائی پائے گا؟ قسم ہے میری حیات کی، خداوند خدا فرماتا ہے، یقیناً اسی جگہ جہاں وہ بادشاہ رہتا ہے جس نے اسے بادشاہ بنایا تھا—جس کی قسم کو اس نے حقیر جانا اور جس کے عہد کو اس نے توڑا—وہ بابل کے بیچ میں اسی کے ساتھ مرے گا۔ نہ فرعون اپنے زور اور لشکر اور بڑی جماعت کے ساتھ اُس کے لیے جنگ میں کچھ کر سکے گا: ... کیونکہ اُس نے عہد توڑ کر قسم کو حقیر جانا، حالانکہ دیکھو اُس نے اپنا ہاتھ دیا تھا، اور یہ سب کچھ کیا، اس لیے وہ نہ بیچ نکلے گا۔" حزقی ایل 17:15-18.

"اس ناپاک بدکار شہزادے' پر آخری محاسیے کا دن آ پہنچا تھا۔ 'عمامہ اتار دو،' خداوند نے حکم دیا، 'اور تاج اتار لو۔' جب تک مسیح خود اپنی بادشاہی قائم نہ کرے، یہوداہ کو پھر بادشاہ رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ 'میں اُسے اُلٹوں گا، اُلٹوں گا، اُلٹوں گا،' داؤد کے گھرانے کے تخت کے بارے میں یہی الٰہی فرمان تھا؛ اور وہ پھر نہ رہے گا، جب تک کہ وہ نہ اُٹے جس کا اس پر حق ہے؛ اور میں وہ اُسے دے دوں گا۔' حزقی ایل 21:25-27." انبیا اور بادشاہ، 450، 451.

ملر درست تھے، مگر اُن کی سمجھ محدود تھی، کیونکہ وہ بادشاہی جو مسیح نے اُس وقت قائم کی جب وہ انسانوں کے درمیان چلتے تھے، آخری زمینی بادشاہی نہ تھی۔ بت پرست رومی سلطنت کے بعد بھی ابھی چار بادشاہ انا باقی تھے۔ البتہ مسیح نے صلیب پر "فضل" کی بادشاہی قائم کی تھی، لیکن وہ بادشاہی نہ تو مکاشفہ بابِ سترہ کے دس بادشاہوں کے ایام میں قائم ہوئی، اور نہ ہی آخری بارش کے زمانے میں۔ آخری دنوں میں مسیح جو بادشاہی قائم کرتے ہیں، وہ اُن کی "جلال" کی بادشاہی ہے۔

بہن واٹ ان دونوں بادشاہیوں کے بارے میں براہ راست بیان کرتی ہیں۔

ملرائٹس سمجھتے تھے کہ چوتھی سلطنت کے دور میں مسیح نے ایک بادشاہی قائم کی، اور اس بات میں وہ درست تھے، مگر ان کی سمجھ محدود تھی۔ چوتھی سلطنت کے دور میں مسیح نے "فضل" کی بادشاہی قائم کی، اور آٹھویں سلطنت کے دور میں اس نے اپنی "جلال" کی بادشاہی قائم کی۔ جس دور میں اس نے "فضل" کی بادشاہی قائم کی، اسی میں پنتکست کے موقع پر روح القدس انڈیلا گیا۔ پنتکست "آخری بارش" کے انڈیلے کا نمونہ ہے، اُس دور میں جب وہ اپنی "جلال" کی بادشاہی قائم کرتا ہے۔

پنتیکست کا پیغام مسیح کے واقعی جی اُٹھنے کا پیغام تھا۔ پچھلی بارش کا پیغام، کم از کم جزوی طور پر، اُس علامتی جی اُٹھنے کا پیغام ہے جسے اس نبوی معصے کہ وہ اُٹھواں ہے اور سات میں سے ہے اور اس کی تکمیل حیوان میں ہوتی ہے، نیز زمین کے حیوان کے دو سینگوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ چوتھی اور آٹھویں سلطنتوں میں مسیح اپنی بادشاہی قائم کرتا ہے۔

شاگردوں نے خداوند کے نام میں جو اعلان کیا تھا وہ ہر اعتبار سے درست تھا، اور جن واقعات کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہ اسی وقت وقوع پذیر ہو رہے تھے۔ 'وقت پورا ہو گیا ہے، خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے' یہی ان کا پیغام تھا۔ 'وقت' کی ميعاد پوری ہونے پر—دانی ایل 9 کے انہتر ہفتے، جو مسیح یعنی 'مسح کیا ہوا' تک پہنچتے ہیں—مسیح نے یردن میں یوحنا سے بیتسمہ لینے کے بعد روح کی مسح پائی تھی۔ اور وہ 'خدا کی بادشاہی' جسے انہوں نے نزدیک بتایا تھا، مسیح کی موت کے وسیلہ قائم کی گئی۔ یہ بادشاہی وہ زمینی سلطنت نہ تھی جیسا کہ انہیں یقین کرنا سکھایا گیا تھا۔ اور نہ ہی یہ وہ آئندہ، لازوال بادشاہی تھی جو اُس وقت قائم کی جائے گی جب 'بادشاہی اور سلطنت اور سارے آسمان کے نیچے کی بادشاہی کی عظمت حق تعالیٰ کے مقدسوں کی قوم کو دی جائے گی'—وہ ابدی بادشاہی جس میں 'تمام سلطنتیں اُس کی خدمت کریں گی اور اُس کی فرمانبرداری کریں گی۔' دانی ایل 7:27۔ بائبل میں 'خدا کی بادشاہی' کی اصطلاح دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے: بادشاہی فضل اور بادشاہی جلال۔ بادشاہی فضل کو پولس رسول نے رسالہ عبرانیوں میں نمایاں کیا ہے۔ وہ مسیح کی طرف اشارہ کرنے کے بعد، جو رحم دل شفیع ہے اور ہماری کمزوریوں سے ہمدردی رکھتا ہے، کہتا ہے: 'پس اُو ہم دلیری سے فضل کے تخت کے پاس آئیں تاکہ ہم رحم پائیں اور فضل کو حاصل کریں۔' عبرانیوں 4:15، 16۔ فضل کا تخت بادشاہی فضل کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ تخت کا ہونا بادشاہی کے ہونے کی دلیل ہے۔ اپنی بہت سی تمثیلوں میں مسیح 'آسمان کی بادشاہی' کی اصطلاح کو انسانوں کے دلوں پر خدائی فضل کے کام کی نشان دہی کے لیے استعمال کرتا ہے۔

پس جلال کا تخت جلال کی بادشاہی کی نمائندگی کرتا ہے؛ اور اس بادشاہی کا ذکر نجات دہندہ کے الفاظ میں ہے: "جب ابن آدم اپنی جلال کے ساتھ آئے گا، اور سب مقدس فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے، تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا؛ اور اس کے سامنے سب قومیں جمع کی جائیں گی۔" متی 25:31، 32۔ یہ بادشاہی ابھی آنے والی ہے۔ مسیح کی دوسری آمد تک یہ قائم نہیں کی جائے گی۔

فضل کی بادشاہی کی بنیاد انسان کے سقوط کے فوراً بعد رکھ دی گئی، جب گناہگار نسل کی مخلصی کے لیے ایک منصوبہ بنایا گیا۔ اُس وقت وہ خدا کے ارادے میں اور اُس کے وعدے کے باعث موجود تھی؛ اور ایمان کے وسیلے انسان اس کی رعایا بن سکتے تھے۔ مگر وہ درحقیقت مسیح کی موت تک عملاً قائم نہ ہوئی تھی۔ اپنی زمینی خدمت شروع کرنے کے بعد بھی، نجات دہندہ انسانوں کی ہٹ دھرمی اور ناشکری سے اکتا کر کلوری کی قربانی سے پیچھے ہٹ سکتے تھے۔ گتسمنی میں غم و الم کا پیالہ اُس کے ہاتھ میں کانپ رہا تھا۔ وہ تب بھی اپنے ماتھے سے خون آلود پسینہ پونچھ کر گناہگار نسل کو اُن کی بدکاری میں ہلاک ہونے کے لیے چھوڑ سکتے تھے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو گرے ہوئے انسانوں کے لیے کوئی مخلصی نہ ہوتی۔ لیکن جب نجات دہندہ نے اپنی جان دے

دی، اور اپنی آخری سانس کے ساتھ پکار کر کہا، 'تمام ہوا،' تو مخلصی کے منصوبے کی تکمیل یقینی ہو گئی۔ عدن میں گناہگار جوڑے سے کیا گیا نجات کا وعدہ تووثیق پا گیا۔ فضل کی وہ بادشاہی جو پہلے خدا کے وعدے کے باعث موجود تھی، تب قائم کر دی گئی۔

چنانچہ مسیح کی موت—وہی واقعہ جسے شاگردوں نے اپنی امید کے آخری خاتمے کے طور پر دیکھا تھا—اسی نے اسے ہمیشہ کے لیے یقینی بنا دیا۔ اگرچہ اس نے انہیں سخت مایوسی میں ڈال دیا تھا، لیکن یہی اس بات کے ثبوت کی انتہا تھی کہ ان کا عقیدہ درست تھا۔ وہ واقعہ جس نے انہیں سوگ اور ناامیدی سے بھر دیا تھا، وہی ہر ابن آدم پر امید کا دروازہ کھولنے والا بنا، اور اسی میں ہر زمانے میں خدا کے سب وفاداروں کی آئندہ زندگی اور ابدی سعادت مرکوز تھی۔

لامحدود رحمت کے مقاصد اپنی تکمیل کو پہنچ رہے تھے، حتیٰ کہ شاگردوں کی مایوسی کے ذریعے بھی۔ اگرچہ اُن کے دل اُس کی تعلیم کے الٰہی فضل اور قدرت سے، جس نے 'ایسا کہا جیسا کسی انسان نے کبھی نہ کہا،' جیت لیے گئے تھے، تاہم یسوع کے لیے اُن کی محبت کے خالص سونے میں دنیاوی غرور اور خودغرضانہ امنگوں کی پست ملاوٹ بھی ملی ہوئی تھی۔ فصیح کے کمرے میں بھی، اس پرہیزگاری میں جب اُن کا آقا پہلے ہی گنہگار کے سائے میں داخل ہو رہا تھا، وہاں 'ان کے درمیان جھگڑا ہوا کہ ان میں بڑا کون سمجھا جائے۔' لوقا 22:24۔ ان کی نظر تخت، تاج اور جلال سے لبریز تھی، حالانکہ اُن کے بالکل سامنے باغ کی رسوائی اور کرب، عدالت گاہ، اور کلوری کی صلیب پڑی تھی۔ یہ اُن کے دل کا غرور، دنیاوی جلال کی پیاس تھی جس نے انہیں اپنے زمانے کی جھوٹی تعلیمات سے اس قدر مضبوطی سے چمٹائے رکھا، اور نجات دہندہ کے اُن الفاظ کو نظر انداز کروا دیا جو اُس کی بادشاہی کی حقیقی نوعیت ظاہر کرتے تھے اور اُس کے کرب اور موت کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ اور انہی غلطیوں کے نتیجے میں وہ آزمائش—سخت مگر ضروری—آئی جو اُن کی اصلاح کے لیے ہونے لگی۔ اگرچہ شاگردوں نے اپنے پیغام کے معنی غلط سمجھے تھے اور اُن کی توقعات پوری نہ ہوئیں، تو بھی انہوں نے وہ انتباہ سنایا جو انہیں خدا کی طرف سے ملا تھا، اور خداوند اُن کے ایمان کا اجر دے گا اور اُن کی فرمانبرداری کی عزت کرے گا۔ انہی کے سپرد یہ کام ہونا تھا کہ وہ اپنے جی اُٹھے خداوند کی جلالی خوشخبری سب قوموں تک پہنچائیں۔ انہیں اس خدمت کے لیے تیار کرنے ہی کے لیے وہ تجربہ—جو انہیں نہایت تلخ محسوس ہوا—ہونے دیا گیا تھا۔ عظیم کشمکش، 347، 348۔

کتاب مکاشفہ میں، 'وہ ذہن جس میں حکمت ہے' ایک انسان کا عدد شمار کرتا ہے، اور پہچانتا ہے کہ 'وہ آدمی' آٹھویں سلطنت بھی ہے، جو سات میں سے ہے۔ 'گناہ کا آدمی' آٹھویں سلطنت کا سربراہ ہے جو زمین کے بادشاہوں اور تاجروں پر حکومت کرتی ہے، جس کے ساتھ سات کلیسیائیں ایذا رسانی کی ملامت سے بچنے کے لیے مل جاتی ہیں، اور جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، جن پانیوں کو تُو نے دیکھا، جہاں وہ فاحشہ بیٹھی ہے، وہ لوگ، اور گروہ، اور قومیں، اور زبانیں ہیں۔ مکاشفہ 17:15۔

"گناہ کا آدمی" سیاسی، مالیاتی، مذہبی اور شہری دنیا پر، اور تمام انسانوں پر حکمرانی کرتا ہے، سوائے اُن کے جنہوں نے درندے پر، اُس کی شبیہ پر، اُس کے نشان پر اور اُس کے نام کے عدد پر فتح پائی ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ گویا آگ کے ساتھ ملا ہوا شیشے کا سا سمندر ہے؛ اور جو درندہ پر، اور اس کی مورت پر، اور اس کے نشان پر، اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے، وہ خدا کی ستاریں ہاتھ میں لیے ہوئے شیشے کے سمندر پر کھڑے ہیں۔ اور وہ خدا کے بندہ موسیٰ کا گیت اور برہ کا گیت گاتے ہوئے کہتے ہیں، اے رب خدائے قادر مطلق! تیرے کام عظیم اور عجیب ہیں؛ اے مقدسوں کے بادشاہ! تیری راہیں عادل اور سچی ہیں۔ مکاشفہ 2:15، 3۔

وہ "دانشمند" جو "علم میں اضافہ" کو سمجھتے ہیں، جب یسوع مسیح کے "مکاشفہ" کی مہر کھولی جاتی ہے، وہی وہ ہیں جن کے پاس "فہم" ہے اور جو "درندہ کا عدد شمار کرتے ہیں: کیونکہ وہ انسان کا عدد ہے؛ اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔" یہ "فہم" اس تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل کا حصہ ہے جو ہمیشہ اُس وقت واقع ہوتا ہے جب یسوع کسی نبوت کی مہر کھولتا ہے۔ اسی لیے یہ مذکور ہے کہ انہوں نے "غلبہ پایا ہے" "اس کے نام کے عدد" پر۔

فتح حاصل کرنا ایک امتحان پاس کرنے کے برابر ہے، اور جو لوگ "دانشمند" ہیں اور "سمجھ رکھتے ہیں" وہ وہی فتح پاتے ہیں جو عدد 666 سے وابستہ ہے، اور آیت یہ بھی بتاتی ہے کہ آٹھ سلطنتیں ہیں، اور آٹھویں سات میں سے ہے۔ وہی "راز" دانی ایل کے دوسرے باب میں بیان ہوا ہے، کیونکہ دانی ایل کی دعا یہی تھی کہ وہ "راز" کو سمجھ لے۔ یہ انکشاف کہ آٹھ سلطنتیں ہیں، آٹھویں سلطنت سات میں سے ہے، اور اس سلطنت کا عدد 666 ہے، یہی وہ راز ہے جو دانی ایل کو اُس کی دعا کے ذریعے حاصل ہوتا دکھایا گیا ہے، اور دانی ایل خدا کے آخری ایام کے "دانشمنوں" کی نمائندگی کرتا ہے۔

دانی ایل آخری دنوں کے "داناؤں" کی نمائندگی کرتا ہے جن پر دانی ایل باب دوم کا راز کھول دیا گیا ہے، اور وہ راز یہ انکشاف ہے کہ بائبل کی نبوت میں سلطنتوں کے بارے میں پہلا اور آخری حوالہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مجسمے میں آٹھ سلطنتیں ہیں۔ یہ انکشاف دانی ایل باب دوم کی ملرائٹ فہم کی تائید کرتا ہے، مگر جب اسے تسلیم کیا جاتا ہے تو یہ دس گنا زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی درخشندگی، جو دس گنا زیادہ ہے، ایک آزمائش کی نمائندگی کرتی ہے جس پر "داناؤں" کو فتح ملتی ہے، کیونکہ وہ آٹھویں سلطنت جو سات میں سے ہے، وہی چھٹی سلطنت بھی ہے جو اڑدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کے سہ گانہ اتحاد پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اڑدہا، حیوان اور جھوٹا نبی سب مل کر چھٹی سلطنت ہیں، اور باہم 666 کی نمائندگی کرتے ہیں۔

بخت نصر کو دانی ایل باب دوم کے مکاشفہ کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا، اور وہ اس آزمائش میں ناکام رہا۔ دانی ایل باب دوم میں دانی ایل اُن "داناؤں" کی نمائندگی کرتا ہے جو مورت کے راز کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ بخت نصر باب سوم میں اُن شریروں کی نمائندگی کرتا ہے جو اسی امتحان میں ناکام ہوتے ہیں۔ بخت نصر، پہلی سلطنت کے پہلے بادشاہ کی حیثیت سے، آخری سلطنت کے آخری بادشاہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ لہذا وہ "گناہ کے آدمی" کی نمائندگی کرتا ہے، اُس نبوتی آدمی کی جسے سات کلیسیائیں پکڑ لیتی ہیں۔ انسان چھٹے دن پیدا کیا گیا تھا، اس لیے چھ کا عدد انسانیت کا عدد ہے۔ بخت نصر کا عدد چھ ہے۔ بخت نصر عدد 666 کے امتحان میں ناکام ہوا، اور اس نے آخری دنوں کے شریروں کی نمائندگی کی۔ گناہ کے آدمی کی علامت کے طور پر اس کا عدد چھ ہے۔

نیوکد نصر بادشاہ نے سونے کی ایک مورت بنائی، جس کی اونچائی ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی چھ ہاتھ تھی؛ اسے اس نے دورا کے میدان میں، صوبہ بابل میں، کھڑا کیا۔ دانی ایل 3:1

سنہری مورت ساٹھ ہاتھ اونچی اور چھ ہاتھ چوڑی تھی، اور اسے نیوکد نصر نے بنایا تھا، جس کا عدد چھ ہے۔ یہ مورت باب دوم کی مورت کی روشنی کے خلاف بغاوت میں قائم کی گئی، اور مورت کی سہ گانہ تفصیل، جب آپ سمجھتے ہیں کہ نیوکد نصر کا عدد چھ ہے، تو چھ، چھ، چھ کے برابر ہو جاتی ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہمیشہ باقی رہنے والی سلطنت اور ایک ایسا شاہی سلسلہ قائم کرنے کا خیال اس عظیم حکمران کو نہایت پسند آیا جس کے بازوؤں کے سامنے زمین کی قومیں ٹھہر نہ سکی تھیں۔ لامحدود حرص اقتدار اور خود غرض فخر سے جنم لینے والے جوش کے ساتھ وہ اپنے دانا مشیروں کے ساتھ اس بات پر مشورہ کیا کہ اسے کس طرح عملاً ممکن بنایا جائے۔ بڑی شبیہ کے خواب سے وابستہ غیر معمولی عنایتوں کو بھلا کر؛ یہ بھی بھلا کر کہ اسرائیل کے خدا نے اپنے خادم دانی ایل کے وسیلہ سے اس

شبیبہ کے مفہوم کو واضح کر دیا تھا، اور یہ کہ اسی تعبیر کے نتیجے میں سلطنت کے بڑے بڑے آدمی ذلت آمیز موت سے بچا لیے گئے تھے؛ اپنی قوت اور برتری قائم کرنے کی خواہش کے سوا سب کچھ فراموش کر کے، بادشاہ اور اس کے ریاستی مشیروں نے طے کیا کہ ہر ممکن ذریعہ اختیار کر کے بابل کو برتر و بالا بنایا جائے، اور اسے ایسی عظمت بخشی جائے کہ وہ عالمگیر اطاعت کے قابل سمجھا جائے۔

وہ علامتی نمائندگی جس کے ذریعے خدا نے بادشاہ اور قوم کو زمین کی اقوام کے بارے میں اپنا مقصد آشکار کیا تھا، اب انسانی قوت کی تمجید کے لیے استعمال کی جانے والی تھی۔ دانی ایل کی تعبیر کو رد کر کے بھلا دیا جانا تھا؛ سچائی کی غلط تعبیر اور غلط اطلاق ہونا تھا۔ آسمان کی طرف سے اس لیے مقرر کردہ وہ نشان کہ انسانوں کے ذہنوں پر مستقبل کے اہم واقعات منکشف کرے، اسے اس علم کے پھیلاؤ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جانا تھا جسے خدا چاہتا تھا کہ دنیا حاصل کرے۔ یوں جاہ طلب لوگوں کی تدبیروں کے ذریعے، شیطان انسانی نسل کے لیے الہی مقصد کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ بنی نوع انسان کے دشمن کو معلوم تھا کہ غلطی کی آمیزش سے پاک سچائی نجات دینے کی زبردست قوت ہے؛ لیکن جب اسے نفس کی بڑائی اور انسانوں کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے استعمال کیا جائے، تو وہ بدی کی قوت بن جاتی ہے۔

اپنے وافر خزانے میں سے نبوکدنصر نے سونے کا ایک عظیم بت بنوایا، جو اپنے عمومی خدوخال میں اس شبیبہ کے مانند تھا جو رویا میں دیکھی گئی تھی، سوائے ایک بات کے، یعنی اس مادے کے جس سے وہ بنا تھا۔ اگرچہ وہ اپنے مشرکانہ دیوتاؤں کی شاندار تماثیل کے عادی تھے، تاہم کلدانیوں نے اس درخشاں مجسمے جیسا اتنا رعب دار اور شکوہ آمیز کوئی شاہکار اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں کیا تھا، جو ساٹھ ہاتھ اونچا اور چھ ہاتھ چوڑا تھا۔ اور یہ تعجب کی بات نہ تھی کہ ایسی سرزمین میں جہاں بت پرستی عام تھی، دورا کے میدان میں وہ حسین اور بے بہا بت، جو بابل کے جلال، اس کی شان و شوکت اور قوت کی نمائندگی کرتا تھا، عبادت کی شے کے طور پر مقدس ٹھہرایا جائے۔ چنانچہ اسی کے مطابق انتظام کیا گیا، اور ایک فرمان جاری ہوا کہ یوم افتتاح پر سب کے سب اس بت کے آگے جھک کر بابلی اقتدار کے لیے اپنی اعلیٰ وفاداری کا اظہار کریں۔ انبیا اور بادشاہ، 504،